زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے مجرب وظیفے
تصنیفِ لطیف
حضور فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح مُفتی
محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ
www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمدللّٰہ رب العلمین والصلٰوۃ الکاملۃ التامۃ والسلام لتام کما یحب ویرضی ربنا علٰی سیدنا ومولانا محمد رحمۃ للعالمین سید المرسلین خاتم النبین وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین فی کل مقام وحین وعلٰی اولیاء ملتہ الطاھرین وعلماء امۃ الکاملین

امابعد! فقیر اُویسی غفرلہ نے زیارت کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "تحفۃ الصلحاء فی زیارۃ النبی فی الیقظہ والرؤیا" رکھا لیکن وہ صرف دلائل پر مبنی تھی اس کے بعد دوسری کتاب "ہدایۃ الفحول فی زیارۃ الرسول" لکھی لیکن وہ ضخیم تھی اب اس کا خلاصہ کرکے ہدیۂ ناظرین کرتا ہے۔

گرقبول افتدزہے عزوشرف

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ بروز ہفتہ

بہاولپور۔پاکستان

مقدمہ

زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سابق دور میں ایک گمراہ گروہ نے انکار کیالیکن دورِ حاضرہ میں کسی بھی فرقہ کو انکار نہیں لیکن اس لَوازِمات (ضروری اشیاء،ضروریات)سے انکار ہے تو گویا انہیں اصل زیارت سے بھی انکار ہے مگر تاحال زیارت سے تو منکر نہیں ہوئے البتہ اس کے لَوازِمات (ضروری اشیاء، ضروریات)سے منکر ضرور ہیں۔

لوازمات زیارت) حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بحیاۃِ حقیقی زندہ ہیں اگر معاذ اللہ بقول مخالفین مر کر مٹی ہوگئے ہوتے تو زیارت کیسی جبکہ زیارت کا لازِمَہ (وہ امر یا سامان جو کسی کام وغیرہ کے لیے ضروری ہو) ہے کہ جس نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو یقین کرے خَتمی مَرتَبَت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو مکہ و مدینہ میں تریسٹھ سال کی پاکیزہ و مقدس زندگی گزار کر اب گنبد خضراء میں پردہ نشین ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھا۔

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ہر فرد کے حالات سے باخبر ہیں ورنہ زیارت کا کیا معنی جب کسی کو اپنے ملاقاتی (ملنے والا) کا بھی پتہ نہ ہو تو اس کی ملاقات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بیشمار خوش قسمتوں کو بیداری اور خواب ہر وقت ہر آن مختلف علاقہ جات میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہورہی ہے اور ہوتی رہے گی اگر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر نہیں تو ہر وقت ہر آن ہر جگہ زیارت کیسی؟

یہ کیفیت نوری ذات کی ہوسکتی ہے ورنہ عام کَثِیف (ٹھوس) جسم تو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچنے کی قدرت نہیں رکھتا۔

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم بااختیار ہیں جہاں چاہیں جب چاہیں تشریف لے جائیں۔

اَھلِ سنت زندہ باد) اَہلِ اسلام کا مسلم قاعدہ ہے کہ ''اَلْأَمْرُ بِالشَّيْءِ أَمْرٌ بِلَوَازِمِهٖ''یعنی جب شے ثابت ہوگئ تو اپنے لَوازِمات (ضروری اشیاء، ضروریات)سمیت ثابت ہوگئی۔کوئی شخص سورج کو تو مانے لیکن اس کی روشنی کا انکار کرے اسے پاگل کہا جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ماننے والے کو مذکورہ بالا مسائل کو ماننا پڑیگا۔

فیصلہ) اَہلِ سنت اور مخالفین کے درمیان فیصلہ کن یہی زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کافی ہے اس کی آسان صورت یہی ہے کہ چند مخلصین پاکباز پرہیز گار چند ایام فقیر کے بیان کردہ درودوں میں سے ایک درود کو تنہائی میں بشرائطِ مَعلُومَہ (بایقین) پڑھیں زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف ہونے پر دورِ حاضرہ کے ٹڈی دل (بہت بڑا ہجوم) مذاہب کا استفسار (تحقیق وتفتیش) کریں اس سے حقیقت کھل جائے گی جو حقیقی زندگی نہیں سمجھ سکتے۔

قاعدہ) کسی شے کا نہ سمجھنا اس کے عدم وجود کو مستلزم (لازمی) نہیں مثلاً ہم ماہیت (حقیقت) روح کو نہیں سمجھ سکتے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ ہم اس کے وجود کا انکار کردیں ایسے ہی ہمارا شہداء کی حیات کا عدم شعور ان کی حقیقت حیات کو مستلزم کیوں؟

مسئلہ) حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ہر حال سے باخبر ہیں اسے علم کُلی سے تعبیر کریں یا حجابات کے ارتفاع (بلندی) کی وجہ سے ہر ایک کے قریب اور حاضر وناظر سمجھیں اس کی تحقیق فقیر کی مبسوط کتاب "تفریح الخواطر فی تحقیق الحاضر و ناظر المعروف دلوں کا چین" پڑھیں سر دست چند حوالہ جات عرض کر دوں تاکہ زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مشتاق کسی غلط انسان کے بہکانے سے زیارتِ عظمٰی کی دولت سے محروم نہ ہو جائے۔

یادرہے کہ یہ قرب وبعد یہ اونچ نیچ عالم خلق ہے عالم آخر ایسی قیود (روک ٹوک) سے پاک ہے۔ملک الموت،منکر نکیر،حضرت جبریل علیہم السلام و دیگر ملکوتی (عالمِ قُدس) مخلوق بلکہ ہماری ارواح عالم امر سے ہیں ان کے لئے قیود مذکورہ کا تصور نہیں آسکتا تو ان سب کے آقاومولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہم وگمان کیوں؟

كان لا يجلس بين النبى صلى الله عليه وسلم وبين ابى بكر احد فجاء رجل يوماً فاجلسه عليه الصلاة والسلام بينهما فعجب الصحابة من ذلک فلما خرج قال النبى صلى الله عليه وسلم هذا يقول فى صلاته على اللهم صل على محمد كما تحب وترضى له اونحوهذاذكره۔[1]

یعنی شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ایک دن ایک شخص آیا تو سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بیٹھا لیا۔اس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ (صاحب منصب) ہے۔جب وہ چلا گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرا امتی ہے جب مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ"

فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے سب کچھ جانتے ہیں اور ہر ایک کے عمل کی خبر رکھتے ہیں چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی تفسیرِ عزیزی میں زیرِ آیت "وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا" کے تحت تحریر فرماتے ہیں،

تمہارے رسول قیامت کے دن تم پر اس وجہ سے گواہی دیں گے کیونکہ وہ نورِ نبوت سے ہر دین دار کے مرتبے کو جانتے ہیں کہ میرا فلاں امتی کس منزل پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب کی وجہ سے ترقی سے رکا ہوا ہے لہٰذا وہ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے نیک وبد عملوں کو بھی جانتے ہیں اور وہ ہر کسی کے اخلاص ونفاق کو بھی جانتے ہیں۔[2] (تفسیرِ عزیزی)

---

[1] (سعادة الدارين فى الصلاة على سيد الكونين صلى الله عليه وسلم. الباب الثانى فيما ورد فى فضل الصلاة والتسليم على النبى صلى الله عليه وسلم من الاحاديث النبوية الخ. ص73. دار الفكر بيروت)

[2] (جواہر عزیزی اُردو ترجمہ تفسیرِ عزیزی،دوسرا پارہ، تحت آیت البقرة:143("وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا") حضور علیہ السلام کی اُمت کے لئے خصوصی انعام،ص404،نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، داتا گنج بخش روڈ لاہور)

اسی لئے امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں　　　ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

زیارت کا قاعدہ ۱ : اس سعادتِ عظمیٰ سے مشرف ہونے والے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مختلف اشکال اور صورتوں میں دیکھتے ہیں تو یہ ان کی اپنی استعداد وصلاحیت کی وجہ سے ہے قلب کی نورانیت جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اصلی صورت اور بے مثال خدا داد حسن وجمال کے ساتھ دیکھا جائیگا۔ آئینہ میں بعض اوقات رنگ زرد نظر آتا ہے اور بعض اوقات تو یہ آئینے کا زَنگار (زنگ) کا قصور ہے اصل ذات وہی ہے اور صفات کے بدلنے سے ذات نہیں بدلتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی صورت میں دیکھا جائے تو ذاتِ مقدس وہی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں اور اس سے برحق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا گیا ہے۔

قاعدہ ۲ : کثرتِ درود شریف سے بھی زیارت ہو جاتی ہے۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اہل محبت کو چاہیے کہ درود پاک پڑھنے پر صبر واستقلال سے ہیشگی کرے یہاں تک کہ وہ جانِ جہان صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے والے راستوں میں سے قریب تر راستہ درود پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے درود پاک کے بغیر اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ناممکن ہے بلکہ ایسا شخص ہمیشہ حجاب میں رہے گا اور اسے سالکانِ راہ [3] بُرا، جاہل اور پاگل کے نام سے مَوسُوم (مخاطب) کرتے ہیں کیونکہ یہ دربارِ الٰہی سے بے خبر ہے۔

اسی لئے حضرت قطب العلماء والاولیاء ابو المواہب حضرت امام عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ درود کی اتنی کثرت کریں کہ ہم حالت بیداری میں سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حاضر ہوتے ہیں اور ہم سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے دینی امور کے بارے میں اور ان احادیث مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو حفاظ نے ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہو تو ہم درود پاک کثرت کرنے والوں سے شمار نہ ہوں۔

حکایت محمد بن سعید رحمہ اللہ : حضرت امام سخاوی اور دوسرے محدثین رضی اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے کہ محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات جب سونے کے لئے لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کو پڑھا کرتا تھا ایک رات کو میں اپنے بالا خانہ پر اپنا وظیفہ درود شریف کا پورا کرکے سو گیا تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ کے دروازے سے اندر تشریف لائے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے سارا بالا خانہ روشن ہو گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ذرا تو اپنے اس منہ کو آگے کر جس سے تو بکثرت درود پڑھتا ہے تاکہ میں اس کو چوموں۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک کی طرف منہ کروں میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو

---

[3] راہِ طریقت پر چلنے والا، جو کسی مُرشد کے زیرِ ہدایت ہو

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ گھبراہٹ سے میری آنکھ کھل گئی میری اس گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس تھی اس کی بھی آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار سے کئی روز تک آتی رہی۔

مولانا فیض الحسن رحمہ اللہ: مولانا فیض الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درود پاک کی کثرت کیا کرتے تھے جب ان کا انتقال ہوا تو اُن کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو مہکتی رہی۔

فائدہ: یہ صرف اس لئے کہ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت سے مشرف فرمایا ہوگا۔(جذب القلوب، مطالع المسرات)

مصنف دلائل الخیرات: محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو دلائل الخیرات کے مصنف ہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خدا عزوجل کی عبادت کے لئے چودہ برس تک حجرہ میں رہے۔ پھر لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے باہر نکلے اور مریدوں کی تربیت فرمانی شروع کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر بہت بڑی مخلوق نے توبہ کی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر آفاقِ عالم میں شہرت حاصل کر گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بڑی بڑی خَرقِ عادات (فِطرت کے خَلاف بات کا ظاہر ہونا،عادت اور قانونِ قُدرت کے خِلاف کسی نبی یا ولی سے کسی بات کا ظاہر ہونا) اور بڑی بڑی کرامتیں اور بڑے بڑے عظیم الشان فضائل ظاہر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ تھے جنہوں نے حسب مراتب بڑے بڑے مراتب حاصل کئے۔ آخر حضرت نے اس دارِ ناپائیدار سے انتقال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلاد سوس کی مسجد کے وسط میں جو اسی لئے بنائی گئی تھی دفن کیا گیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے ۷۷ سال بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نعش مبارک کو مراکش (مُلک) میں منتقل کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایسا ہی پایا گیا جیسے دفن کئے گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانے کا کوئی تَغَیُّر (تبدیلی) پیدا نہیں کیا تھا۔ سر اور داڑھی مبارک کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تھا جیسا انتقال کے وقت تھا کیونکہ انتقال کے روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خط بنوایا تھا اور کسی شخص نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے نیچے سے خون ہٹ گیا جب انگلی اُٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مراکش میں ہے قبر شریف پر بہت عظمت برستی ہے اور لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے اور مزار شریف پر دلائل الخیرات بکثرت پڑھا جاتا ہے اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی رہتی ہے۔

فائدہ: ایسی خوشبو در حقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنفس نفیس زیارت سے مشرف ہونے کی وجہ سے ہوئی کیونکہ یہ صرف اور صرف ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا کہ

جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

قاعدہ۳: جن خوش نصیبوں کو بیداری یا خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا ان کے واقعات کو پڑھنا سننا اور دل پر تصور جمانا کہ انہیں یہ دولت بے مانگے نصیب ہوئی تو یہ فقیر بھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک امتی ہے اگر توجہ کرم ہو جائے تو کیا بَعِید (ناممکن) ہے۔ اس موضوع پر فقیر کی تین کتابیں قابل مطالعہ ہیں۔

انہیں سے چندواقعات عرض کردوں قسمت کی یاوری (باطنی امداد جو خدا کی طرف سے ہو) ہو تو بعید از الطاف نہیں کہ شاید فقیر اور بھی کسی کے طفیل نوازا جائے۔

ابوالمواھب شاذلی قدس سرہٗ: حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طبقات میں لکھتے ہیں کہ سیدی شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلہ علماء وفضلاء میں سے اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں اور بکثرت خواب میں زیارتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتے۔ خود فرماتے ہیں میں نے دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ مجھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت ہوتی ہے لوگ اس کی تکذیب (جھٹلانا، غلط ٹھہرانا) کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت کی قسم ہے کہ جو شخص اس پر یقین نہ کرے گا یا اس میں تمہاری تکذِیب (جھٹلانا، غلط ٹھہرانا) کرے گا تو اس کی موت یہودیت یا نصرانیت یا مجوسیت پر ہوگی۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ۸۲۵ھ میں جامع کی چھت پر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنادست اقدس میرے دل پر رکھ کر فرمایا بیٹے غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں سنا وہ فرماتا ہے، وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔ (پارہ۲۶، سورۂ الحجرات، آیت ۱۲)

ترجمہ: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

اور (یہ اس وقت فرمایا جبکہ) میرے پاس کچھ لوگ بیٹھے دوسروں کی غیبت کررہے تھے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر کسی مجبوری سے کسی کی غیبت سن بھی لے تو سورۃ اخلاص اور مُعَوِّذَتَین پانچ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب اس شخص کو بخش دو جس کی غیبت کی گئی ہے۔

ایک اور دفعہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے مولا وآقا احمد مجتبٰی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سوتے وقت ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ'' پانچ مرتبہ ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' پانچ مرتبہ پڑھ کر ''اللهم بحق محمد أرنی وجه محمد حالا ومآلا'' پڑھو تو میں تمہارے پاس تشریف لاؤں گا اور بالکل پیچھے نہ رہوں گا۔

اور فرماتے ہیں کہ میں نے سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایک لاکھ آدمیوں کی سفارش کروگے میں نے عرض کیا یارسول صلی اللہ علیہ وسلم کس عمل کی بدولت مجھے یہ اکرام حاصل ہوا ہے۔ فرمایا یہ اِعزاز (عزت، مرتبہ) تجھے اس درود کی برکت سے حاصل ہوا جس کا ثواب تو مجھے بھیجتا ہے۔[4]

فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے درود شریف جلدی میں پڑھا تاکہ اپنے ورد کو جو ایک ہزار تھا پورا کروں تو امام الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلدی کرنا شیطان سے ہے پھر ارشاد فرمایا ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ'' ترتیل اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو مگر جب وقت تنگ ہو تو جلدی میں کوئی حرج نہیں پھر فرمایا کہ جو میں نے ذکر کیا ہے یہ طریقہ افضل ہے ورنہ جس طریقہ سے تم درود پڑھو وہ درود ہی ہے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جب تم درود شریف پڑھنا شروع کرو تو اچھی بات یہ ہے کہ اول اور آخر میں درود شریف اَتَمَّہ (مکمل، پوری) پڑھ لیا کرو اگرچہ بار

---

[4] (الطبقات الکبری للشعرانی لوافع الأنوار فی طبقات الأخیار، ومنهم سیدی الشیخ محمد أبو المواهب الشاذلی، 66/2، مطبوعه مصر)

بھی پڑھو اور فرمایا کہ صلوٰۃ تامہ یہ ہے، اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا إبراہیم و علی آل سیدنا إبراہیم . وبارک علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا إبراہیم و علی آل سیدنا إبراہیم فی العالمین إنک حمید مجید السلام علیک أیھا النبی ورحمة الله . وبرکاته [5]

یہی محمد ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ جامع ازہر میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر میں ایک شخص سے جھگڑا ہو گیا

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ   وَّاَنَّهٗ خَيْرُخَلْقِ اللهِ كُلِّهِمِ

(پس ہمارے علم کا منتہیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کی نسبت صرف یہی کافی ہے کہ آپ انسان ہیں اور تمام مخلوقات سے افضل ہیں)

کہنے لگا کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام مخلوق پر اَفضَلِیَّت (بزرگی) پر کوئی دلیل نہیں۔

میں نے کہا حضور رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخلوق پر اَفضَلِیَّت کے متعلق امت کا اجماع ہے مگر اس نے نہ مانا۔ میں نے اپنے نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ جامع ازہر کے منبر کے پاس دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر ''مرحباً بحبیبنا'' فرمایا پھر اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تمہیں آج کے واقعہ کے متعلق علم ہے۔ سب نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا کہ فلاں بدبخت کا زُعم (تکبر) ہے کہ ملائکہ مجھ سے افضل ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے افضل ہیں فرمایا فلاں بدبخت کا عقیدہ ہے کہ میری اَفضَلِیَّت پر اجماع منعقد نہیں ہوا وہ یہ نہیں جانتا کہ معتزلہ کی مخالفت اہل سنت کے ساتھ اجماع میں قادح (عیب چیں، طعنہ کرنے والا) نہیں۔

ساتھ ہی فرمایا کہ وہ بدبخت اول تو زندہ نہیں رہے گا اگر زندہ رہا بھی ذلت ورسوائی کی زندگی گزارے گا۔ [۴]

حضرت شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب میں زیارت باسعادت سے مشرف ہوا تو دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس مصرعہ ''فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ'' کا یہ مطلب ہے کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت سے ناآشنا ہے اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق انتہائی علم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قدسی اور قالِب (انداز) نبوی اس سے وراء ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے تو نے صحیح مطلب سمجھا ہے۔

فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا وہ منہ کرو جس سے مجھ پر ہزار بار دن کو ہزار بار رات کو درود شریف پڑھتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ پر بوسہ دیا۔

[5] (الطبقات الکبری للشعرانی لوافع الأنوار فی طبقات الأخیار ، ومنھم سیدی الشیخ محمد أبو المواھب الشاذلی،66/2، مطبوعہ مصر)

فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وقت زیارت میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو نیاز مند آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے کیا یہ اس شخص کے لئے جو حضورِ قلب سے پڑھے۔ فرمایا نہیں بلکہ ہر درود خواں کے لئے ہے البتہ جو بلا حضورِ قلب سے پڑھے تو اس کے لئے پہاڑوں کے مانند فرشتے یعنی بہت فرشتے دعا مانگتے ہیں اور اس کے حق میں طلب مغفرت کرتے ہیں اور جو حضورِ قلب سے پڑھتا ہے تو اس کا ثواب اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے مجلس میں یہ شعر پڑھا

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَا كَالْبَشَرِ   بَلْ هُوَ كَالْيَاقُوْتِ بَيْنَ الْحَجَرِ [6]

پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شعر کے پڑھنے کی برکت سے تمہاری اور ان لوگوں کی جنہوں نے تمہارے ساتھ اس شعر کو پڑھا ہے اللہ تعالیٰ نے بخشش فرمادی ہے اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقت وصال تک اس شعر کو ہر محفل میں پڑھتے رہے۔

حضرت شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے متعلق فرمایا کہ میں مردہ نہیں (بلکہ زندہ ہوں) میری موت کا مطلب ان لوگوں کے لئے جو دانش مند نہیں ہیں محض پردہ پوشی ہے مگر جو دانش مند ہیں میں ان کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے دیکھتے ہیں [7] (بلکہ وہ ایسا دیکھتے ہیں کہ آنکھ بھی نہیں جھپکتی)۔

رسول نما بزرگ: حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سید حسن دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُلَقَّب (لقب سے مشہور) بہ رسول نما تھے۔ دوہزار روپیہ لے کر زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف کرتے تھے۔

فائدہ: یہ بزرگ سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ تھے۔ جنہیں ہمارے پیرانِ پیر خواجہ حافظ عبد الخالق قادری اُویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح سینکڑوں سال بعد کو عالم بیداری میں سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلاف سے نوازا (دوہزار روپیہ لینا اپنے لئے نہیں فقراء ومساکین کی ضرورت پوری کرنے اور زیارت کی قدرومنزلت بحال رکھنے کے لئے تھا)

کشف: حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ مولانا قلندر بارگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صاحب حضوری بزرگ ہو گزرے ہیں، بڑی کثرت سے انہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت و دیدار نصیب ہوتا، ایک مرتبہ حج پر تشریف لے گئے، اس زمانے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اونٹ کی سواری میسر ہوتی تھی۔ آپ ایک سواری پر سوار ہوئے جسے ایک نو عمر بچہ چلا رہا تھا، اس کی کسی غفلت کی وجہ سے غصہ آگیا اور اس کے منہ پر طمانچہ رسید کر دیا، بس اتنا کرنے کی دیر تھی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار و زیارت بند ہو گئی، پریشان و

---

[6] (الطبقات الکبری للشعرانی لوافع الأنوار فی طبقات الأخیار، ومنهم سیدی الشیخ محمد أبو المواهب الشاذلی، 66/2، مطبوعه مصر)

[7] (الطبقات الکبری للشعرانی لوافع الأنوار فی طبقات الأخیار، ومنهم سیدی الشیخ محمد أبو المواهب الشاذلی، 66/2، مطبوعه مصر)

دکھی ہو کر مارے مارے پھرتے رہے، تحقیق کی تو پتہ چلا کہ وہ سید زادہ ہے اہل بیت سے تعلق رکھتا ہے، شہر مدینہ کا رہنے والا ہے اسے طمانچہ مارنے کی وجہ سے آقا ناراض ہوگئے، دیدار بند ہو گیا، ہر عالم بزرگ، صوفی و عارف کے پاس گئے، معافیاں مانگیں وظیفے کیے لیکن معافی نہ ملی بالآخر ایک بزرگ کی صحبت میں گئے زار و قطار روتے اور تڑپتے ہوئے اپنا مُدّعا (مقصد) بیان کیا، انہوں نے بھی صاف جواب دے دیا کہ اس رکاوٹ کا دور ہونا مشکل ہے، البتہ انہوں نے راہنمائی فرمائی ایک مجذوبہ، عارفہ ولیہ مائی ہے جو ہر روز در اقدس پر حاضری دیتی ہے، ایڑیاں اٹھا اٹھا کر گنبد خضری کو اپنی نگاہوں میں سماتی ہے، ادب کا عالم یہ ہے کہ گنبد خضریٰ کی طرف پشت کر کے نہیں چلتی، بڑی کاملہ و مُتَصَرِّفَہ (وہ قوت جو بعض حواس ظاہری اور بعض حواس باطنی کو مرکب کر دیتی ہے) ہے، اس کی خدمت میں جاؤ شاید تمہاری یہ رکاوٹ اور مسئلہ حل ہو جائے، ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنی پریشانی بیان کی کہ غلطی سے ایک سید زادے کو طمانچہ مار دیا ہے، نتیجتاً دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم ہو گیا ہوں کوئی سبیل (بندوبست) کیجئے، خدارا میرے حال پر کرم کریں، میرا یہ سلسلہ بحال کرا دیں اور آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے معافی لے کر دیں، وہ مجذوبہ عارفہ مائی جلال میں آگئی، گنبد خضریٰ کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگی دیکھ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ سامنے کھڑے ہیں، یوں حالت بیداری میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو گیا۔ اس سے پہلے اس لڑکے سے خطا بھی معاف کروائی تھی مگر کچھ مفید نہ ہوا تھا۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سادات کرام کی تعظیم و تکریم سے خوش اور توہین وہتک (بے عزتی) سے ناراض ہوتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محبوبانِ خدا کے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت سامنے اور حاضر ہیں۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض بھولی بھالی شکل ہوتے ہیں صَیّاد (شکاری) بھی "ہر بیشہ گمان مبرکہ خالیست شاید کہ پلنگ خفتہ باشد" اس قاعدہ کا اختتام حضرت عارف جامی قدس سرہ کی درد بھری کہانی پر ختم کرتا ہوں۔

عارف جامی کی درد بھری کہانی: مولوی زکریا کاندھلوی نے کہا جب اس ناکارہ کی عمر تقریباً دس گیارہ برس کی تھی گنگوہ میں اپنے والد صاحب سے یہ کتاب پڑھی تھی اسی وقت ان کی زبانی اس کے متعلق ایک قصہ بھی سنا تھا اور وہ قصہ ہی خواب میں اس کی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا۔

ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عجیب وغریب قصہ: قصہ یہ سنا تھا کہ مولانا جامی نَوَّرَاللّٰہُ مَرقَدَہٗ واَعْلَی اللّٰہُ مَرَاتِبَھُیہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ (حاکم، سردار) نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کر دی مگر ان پر جذب و شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آرہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آکر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہو گا اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔ اس قصہ کے سننے یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد (شک) نہیں لیکن اس وقت اپنے

ضعف بینائی(نظر کی کمزوری)اور امراض کی وجہ سے مراجعت(کتابوں کے دیکھنے)کتب سے معذوری ہے ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ فرمادیں اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی ذہن میں ہے اور اس میں کوئی استبعاد(دوری) نہیں۔

سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما۔ اس ناکارہ کے رسالہ "فضائل حج" کے حکایات زیارتِ مدینہ کے سلسلہ میں نمبر ۱۳ پر یہ قصہ مفصل علامہ سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "الحاوی" سے گزر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس میں روضۂ اقدس سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں۔[8] (فضائل اعمال)

جیسا کہ فقیر اُویسی غفرلہٗ کی کتاب زائرینِ مدینہ میں درجنوں بلکہ سینکڑوں واقعات مذکورہ ہیں۔

مذکورہ بالا قصہ کہہ کر پھر مولوی زکریا کاندھلوی نے کہا کہ مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قصیدہ فارسی میں ہے اور ہمارے مدرسہ کے ناظم الحاج اسعد اللہ صاحب فارسی سے خصوصیت کے ساتھ ساتھ اشعار سے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور حضرت اقدس حکیم الامت اشرف علی صاحب کے جلیل القدر خلفاء ہیں جس کی وجہ سے عشق نبوی کا جذبہ جتنا ہو بر محل(صحیح) ہے اس لئے میں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کا ترجمہ فرمادیں جو اس نعت کی شان کے مناسب ہو۔ مولانا نے اس کو قبول فرمالیا اس لئے ان اشعار کے بعد ان کا ترجمہ بھی پیش کر دیا جائیگا۔

مثنوی مولانا جامی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ:

زمہجوری برآمد جانِ عالم	ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی	زمحروماں چرا غافل نشینی
زخاک اے لالۂ سیراب برخیز	چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
بروں آور سراز بردِیمانی	کہ روئے تست صبح زندگانی
شب اندوہ مارا روز گرداں	زرویت روزما فیروزگرداں
بہ تن درپوش عنبر بوئے حامہ	بسر بربند کافوری عمامہ
فرود آویزاز سر گیسواں را	فگن سایہ بیا سروِرواں را
اَوِیم طائفے نعلین پاکُن	شراک از رشتۂ جان ہائے ماکُن
جہانے دیدہ کردہ فرش رہ اند	چو فرش اقبالِ پابوس توخواہند

[8] (فضائلِ اعمال،فضائل درود شریف، پانچویں فصل درود شریف کے متعلق حکایات میں، 1/ 762 تا763،ناشر ادارہ دینیات نزد مہاراشٹر اکالج، بیلاس روڈ، ممبئ سینٹر ل، ممبئ)

زحجرہ پائے درصحن حرم نه | بفرق خاکِ رہ بوساں قدم نه
بدہ دستی زپا افتادگاں را | بکن دلدارئے دل دادگاں را
اگرچه غرق دریائے گناہم | فتادہ خشک لب برخاک راہم
تو ابر رحمتی آں به که گاہے | کنی برحال لب خشکاں نگاہے
خوشاکز گردرہ سویت رسیدیم | بدیدہ گرد ازکویت کشیدیم
بمسجد سجدہئ شکر انه کردیم | چراغت راز جاں پرو انه کردیم
بگردِ روضه ات گشتیم گستاخ | دلم چوں پنجرہئ سوراخ سوراخ
زدیم ازاشک ابر چشم بے خواب | حریمِ آستاں روضه ات آب
گہے رفتیم زاں ساحت غبارے | گہے چیدیم زوخاشاک وخارے
ازاں نورِسوادِ دیدہ دادیم | وزیں برریش دل مرہم نہادیم
بسوئے منبرت رہ برگر فتیم | زچہرہ پایه اش درزرگرفتیم
زمحرابت بسجدہ کام جستیم | قدم گاہت بخون دیدہ شستیم
بپائے ہرستوں قدراست کردیم | مقام راستاں درخواست کردیم
زداغ آرزویت بادلِ خوش | زدیم ازدل بہر قندیل آتش
کنوں گرتن نه خاک آں حریم ست | بحمداللہ که جاں آں جامقیم ست
بخود درماندہ ام ازنفس خودرائے | ببیں درماندہئ چندیں بخشائے
اگرنه بود چو لطفت دست یارے | زدست مانیاید ہیچ کارے
قضامی افگند ازراہ مارا | خدارا ازخدا درخواہ مارا
که بخشد ازیقیں اول حیاتے | دہد آنگه بکارویں ثباتے
چوہول روزرُستاخیز خیزد | بآتش آبروئے مانه ریزد
کند باایں ہمه گمراہیئ ما | تراازنِ شفاعت خواہیئ ما
چوچوگاں سرفگندہ آوری روے | بمیدانِ شفاعت اُمتی گوے
بحسن اہتمامت کارِجامی | طفیل دیگراں یا بدتمامی

★ آپ کے فراق سے کائنات عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب (مرنے کے قریب) ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ اے رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! نگاہِ کرم فرمایئے اے ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم! رحم فرمایئے۔

★ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) یقیناً رحمۃ اللعالمین ہیں۔ ہم حرماں (بدقسمت) نصیبوں اور ناکامان قسمت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تغافل (غفلت، بے پروائی) فرماسکتے ہیں؟

★ اے لالۂ (ایک قسم کا سرخ پھول) خوش رنگ! اپنی شادابی و سیرابی سے عالم کو مستفید فرمایئے اور خوابِ نرگسیں (ایک قسم کا پھول جس کو شاعر لوگ آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں) سے بیدار ہو کر ہم محتاجانِ ہدایت کے قلوب کو منور فرمایئے۔

اے بسرا پردہئ یثرب بخواب خیزکہ شد مشرق ومغرب خراب

★ اپنے سر مبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکالیے کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا روئے انور صبح زندگانی ہے۔

★ ہماری غمناک رات کو دن بنادیجئے اور اپنے جمالِ جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیروزمندی وکامیابی عطا کردیجئے۔

★ جسم اطہر پر حسب عادت عنبر بیز (عنبر کی خوشبو والا) لباس آراستہ فرمایئے اور سفید کافوری عمامہ زیب سر فرمایئے۔

★ اپنی عنبر بارو مشکیں (مشک کی خوشبو والا) زلفوں کو سر مبارک سے لٹکا دیجئے تاکہ ان کا سایہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بابرکت قدموں پر پڑے (کیونکہ مشہور ہے کہ قامت اطہر و جسم انور کا سایہ تھا لہٰذا گیسوئے شبگوں (رات کی طرح) کا سایہ ڈالئے)

★ حسب دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین پہنیے اور ان کے تسمے (جوتے میں چمڑے کی پٹی) اور پٹیاں ہمارے رشتۂ جاں (سانس لینے کا سلسلہ) سے بنایئے۔

★ تمام عالم اپنے دیدہ ودل کو فرش راہ (راستے بچھاتے ہوئے) کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرشِ زمیں کی طرح آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

★ حجرہ شریف یعنی گنبد خضرا سے باہر آکر صحن حرم میں تشریف رکھیے راہ مبارک کے خاک بوسوں (زمین چومنے والا) کے سر پر قدم رکھیے۔

★ عاجزوں کی دستگیری، بے کسوں کی مدد فرمایئے اور مخلص عشاق کی دلجوئی ودلداری کیجئے۔

★ اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از سر تاپا غرق (سر سے پاؤں تک ڈوبنا) ہیں لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی راہ مبارک پر تشنہ (پیاسا) وخشک لب پڑے ہیں۔

★ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ابر رحمت ہیں شایانِ شان گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک بار نگاہ کرم ڈالی جائے۔

اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کر دیناضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حضرات کا تو خیال ہے کہ حضرت جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہاں سے زمانۂ گذشتہ کی زیارتِ مقدسہ کا حال بیان فرماتے ہیں اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے تمنا فرمارہے ہیں حضرت اسد اللہ کا رجان اسی طرف ہے اسی لئے اب ترجمہ میں اس کی رعایت کی جائے گی۔

★ ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گردِراہ (راستے کا غبار) سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت گرامی میں پہونچ جاتے اور آنکھوں میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کوچہ مبارک کی خاک کا سرمہ لگاتے۔

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم خاکِ در رسول (ﷺ) کا سرمہ لگائیں ہم

★ مسجد نبوی میں دوگانہ شکر ادا کرتے، سجدہ شکر بجالاتے، روضہ اقدس کی شمعِ روشن کا اپنی جانِ حزیں (غمگین جان) کو پروانہ بناتے۔

★ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے روضہ اطہر اور گنبد خضرا کے اس حال میں مستانہ او ر بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صدمہائے (چوٹ) عشق اور وفورِ (زیادتی، کثرت) عشق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔

★ حریم قدس اور روضہ پر نور کے آستانہ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔

★ کبھی صحن حرم میں جھاڑو دے کر گرد وغبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس و خاشاک (کوڑا کرکٹ) کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔

★ گو (اگرچہ) گرد وغبار سے آنکھوں کو نقصان پہونچتا ہے مگر ہم اس سے مردمک چشم (آنکھ کی تپلی) کے لئے سامانِ روشنی مہیا کرتے اور گو خس و خاشاک زخموں کے لئے مُضِر (غیر مفید) ہے مگر ہم اس کو جراحت دل (دل کا زخم) کے لئے مرہم بناتے۔

★ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے منبر شریف کے پاس جاتے اوراس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرے سے مَلْ مَلْ کر زریں (قیمتی) وطلائی (سنہری) بناتے۔

★ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مصلائے مبارک و محراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنائیں پوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مصلیٰ میں جس جائے مقدس پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدمِ مبارک ہوتے تھے اس کو شوق کے اشک خونیں سے دھوتے۔

★ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مسجد اطہر کے ہر ستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبے کی درخواست ودعا کرتے۔

★ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دل آویز (دل لبھانے والا) تمناؤں کے زخموں اور دل نشیں آرزوؤں کے داغوں سے (جو ہمارے دل میں) انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے۔

★ اب اگرچہ میرا جسم اُس حریم انور و شبستان اطہر (پاکیزہ خواب گاہ) میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے۔

★ میں اپنے خودبیں (متکبر، گھمنڈی) وخودرائے (کسی کی نہ ماننے والا) نفس امارہ سے سخت عاجز آچکا ہوں ایسے عاجز و بے کس کی جانب التفات فرمایئے اور بخشش کی نظر ڈالیے۔

★ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے الطافِ کریمانہ کی مدد شاملِ حال نہ ہوگی تو ہم عضو معطل (بیکار) ومفلوج (ناکارہ) ہوجائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پاسکے گا۔

★ ہماری بد بختی ہمیں صراطِ مستقیم وراہِ خدا سے بھٹکا رہی ہے خدارا ہمارے لئے خداوند قدوس سے دعا فرمایئے۔

★ (یہ دعا فرمایئے) کہ خداوند قدوس اولاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکام دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔

★ جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالک یوم الدین، رحمٰن و رحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔

★ اور ہماری غلط روی (غلط چال چلن) اور صغیرہ کبیرہ گناہوں کے باوجود آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہماری شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائے کیونکہ بغیر اس کی اجازت شفاعت نہیں ہوسکتی ہے۔

★ ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سرِ خَمیدَہ چوگاں کی طرح میدانِ شفاعت میں سر جھکا کر (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یارب امتی امتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔

★ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حسن اہتمام اور سعی جمیل (بہترین کوشش) سے دوسرے مقبولِ خدا کے صدقہ میں غریب جامیؔ کا بھی کام بن جائے گا۔

شنیدم کہ درروزِ اُمید وبیم   بداں رابہ نیکاں بخجشد کریم

الحمدللہ حضرت شیخ کی توجہ وبرکت سے اُلٹا سیدھا ترجمہ ختم ہوگیا۔

صبح ۲۶ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ (فضائلِ اعمال) [9]

فوائد: فقیر اُویسی غفرلہٗ نے بھی بچپن سے و اعظین سے یہی واقعہ سنا لیکن تاحال اس کا حوالہ نہیں ملا۔ واقعہ کی صحت میں تو شک نہ رہا کہ اسے مخالفین و موافقین نے تسلیم کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عشاق اور ان کے عشق کے مراتب سے خوب واقف ہیں وہ جہاں بھی ہوں۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر دور کی نزاکت سے باخبر ہیں سیدنا احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۵۵۵ھ میں اور دیگر ادوار (دور، زمانہ) میں مختلف مشائخ کو روضہ اقدس کی حاضری کے وقت کھلم کھلا زیارت سے نوازا لیکن عارف جامی قدس سرہٗ کے زمانہ میں کسی مصلحت کے پیش نظر ایسے فرمایا۔

---

9) (فضائلِ اعمال، فضائل درود شریف، پانچویں فصل درود شریف کے متعلق حکایات میں، 1/ 763 تا768، ناشر ادارہ دینیات نزد مہاراشٹر اکالج، بیلاس روڈ، ممبئی سینٹرل، ممبئی)

آدابِ زیارت: زیارتِ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونا ایک نعمت عظمیٰ دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب(جو سیکھ کر حاصل ہو) کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب(جو بخشا جائے یا عنایت کیا جائے) ہے۔ولنعم ماقیل

ایں سعادت بزور بازو نیست　　　　تانہ بخشد خدائے بخشندہ

یعنی یہ سعادت قوّتِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء اور بخشش نہ ہو

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں البتہ غالب یہ ہے کہ کثرتِ درود شریف اور کمال اتباع سنت و غلبہ محبت پر اس کا مراتب(درجہ یا رتبہ)ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم و محزن (غمگین)نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لئے اس میں حکمت و رحمت ہے عاشق کو رضائے محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب ہجر ہو تب

ارید وصاله ویرید هجری　　　　فأترک ما ارید لما یرید

یعنی اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال(ملاقات)چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق(علیحدگی)چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں۔

قال العارف الشیرازی

فراق وصل چہ باشد رضائے دوست طلب　　　　کہ حیف باشد ازو غیر او تمنائے

یعنی عارف شیرازی فرماتے ہیں کہ فراق و وصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے۔

اس سے یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ اگر زیارت ہو گئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہو گی کیا خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بہت سے صورۃً زائر معناً مہجور اور بعض صورۃً مہجور (جو جدائی کے غم میں مبتلا ہو) جیسے سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معناً قرب سے مسرور تھے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے جہنمی رہے جیسے ابوجہل و دیگر کفار مشرکین اور منافقین۔ اسی لئے زیارت ہو جائے تو زہے نصیب ورنہ اپنی کوتاہیوں کو مد نظر رکھ کر سر خم کر کے راضی برضاء ہو کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری بہتری کو مد نظر رکھ کر اس سے بڑھ کر کسی اور عطا و انعام کا ارادہ فرمایا ہو۔

انتباہ: اگر زیارت نصیب ہو جائے تو ہر ایک نہ بتاتا پھرے بلکہ کسی کے سامنے ظاہر بھی نہ کرے ورنہ پھر زیارت نہ ہو گی۔

چند آداب:

☆ دل میں شوقِ زیارت کا غلبہ اور سچی طلب حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سنتوں کے اتباع کا اہتمام اور خلافِ سنت سے احتراز(پرہیز، کنارہ کشی)ضروری ہے۔

☆ طہارتِ ظاہری کے ساتھ باطنی پاکیزگی کا پورا خیال ہو۔

☆ اخلاقِ ذَمیمَہ (برے اخلاق)، جھوٹ، چغلی، غیبت، حرص، حسد، بغض، تکبر سے پرہیز کیا کریں۔

☆ اول حلال وصدق مقال(سچی بات کرنا)کا دھیان رہے بلکہ لطیف غذائیں استعمال کی جائیں اور بلاضرورت فضول باتیں نہ کی جائیں اور خوشبو کا استعمال کیا جائے اور بدبودار چیزوں سے اجتناب لازمی ہے۔

☆ وظیفہ کرتے اور اس کے لئے سونے کے وقت مخصوص کپڑے ہوں جو سفید اور صاف ستھرے ہوں۔

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی زیارت سے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین ہی فیضیاب ہوئے جس کی بدولت ان کا درجہ اولیاء اللہ سے بڑھ کر ہے خواہ وہ کتنے ہم عظیم المرتبت اور بلند وبالا ہوں ان کے بعد بعض خوش نصیب حضرات کو یہ نعمت نورِ باطن وتصفیہ (پاک کرنا) قلب کی وجہ سے کشفی طور پر حاصل ہوتی ہے اور بعض اپنی ذاتی جدوجہد سے بعض اعمال کے ذریعے سے مفامی (انعام کے)طور پر یہ سعادت پاتے ہیں۔

قومے بجدوجہد گرفتند وصل دوست

یعنی قومیں اپنی کوشش محنت سے وصل یار سے ہمکنار ہو جاتی ہیں۔

اس سلسلہ کے چند مجرب(موثر، آزمودہ) اعمال لکھے جاتے ہیں۔

آداب وظائفِ زیارت: چونکہ زیارتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وظائف درود وسلام پر مشتمل ہیں اسی لئے یہاں بھی آداب بجالائیں جو عموماًدرود شریف کے متعلق آداب مشہور ہیں یہاں چند آداب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

☆ درود شریف میں سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے ساتھ شروع میں سیدنا کا لفظ بڑھادینا مستحب ہے۔ در مختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھادینا مستحب ہے اسی لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی عین ادب ہے۔

☆ اسی طرح حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر لفظ مولانا بھی عین ادب ہے۔

☆ درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن اور کپڑے پاک وصاف رکھے، خوشبو میسر ہو تو استعمال کرے۔

☆ درود شریف میں بالتبع(حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آل وازواج اور اصحاب کا ذکر ہونا چاہیے۔

☆ بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے مگر باوضو پڑھنا عین ادب ہے اور نور علیٰ نور ہے بالخصوص زیارت کے مشتاق کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ غسل کرکے ورد و وظیفہ کا آغاز کرے ورنہ وضو تو اپنے لئے لازمی اور ضروری سمجھے۔

ازالۂ وھم: بعض بد قسمتوں نے یہاں تک بھی لکھ دیا کہ بحالت جنابت بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے افسوس ہے کہ آدابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ قلوب سے اتارا جارہاہے ایک وہ وقت کہ حضرت سلطان محمود غزنوی، سلطان عالمگیر اور ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اسم حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم بے وضو ہو کر زبان پر لانا گوارا نہ کرتے بلکہ اولیاء اللہ کا تو فتویٰ مشہور تھا کہ

ہزاربارِبشویم زبان بمشک وگلاب ہنوزنام توگفتن کمال بے ادبی ست

یعنی مشک وگلاب سے ہزار بار مرتبہ منہ دھوؤں پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا کمال بے ادبی ہے۔

بھترین طریقہ: طالب ومشتاقِ زیارت کے لئے ضروری ہے کہ وضو کرے ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے اور قبلہ رو دوزانو بیٹھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہو چکی ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت پاک کو حاضر کرے اور یہ خیال کرے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے موجود ہیں اور میں صلوٰۃ وسلام عرض کررہاہوں نہایت تعظیم اور ہیبت و جلالت شان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر حیا سے آنکھیں جھکائے رکھے اور یقین رکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تجھے دیکھتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفات سے مُتَّصِف (کوئی صفت رکھنے والے) ہیں : واللّٰہ جلیس من ذکرہ یعنی اور جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہم مجلس ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفت غایت (مقصد) درجہ کمال کو پہنچی ہوئی ہے اگر تو یہ نہ کر سکے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی ہو تو روضہ مبارک کا تصور دل میں جمالے کہ روضہ پر حاضر ہوں اور حیاء وادب سے صلوٰۃ وسلام عرض کررہاہوں یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت تیرے لئے جَلوَہ فِگَن (نمودار) ہو جائے۔

یہ بھی نہ ہو تو ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھتا رہ یہ تصور قائم کرتے ہوئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرا درود وسلام سنتے ہیں نہایت توجہ، ادب، حضورِ دل اور کامل حیاء سے پڑھتا رہ۔ خواہ تکلف سے استحضار کرے عنقریب ہی تیری روح اس سے الف پذیر ہو جائے گی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لئے تشریف فرما ہوں گے آنکھوں سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض و مَعرُوض (گزارش) کرے گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیری عرض سنیں گے اور تجھ سے بات چیت کریں گے اور تجھ سے خطاب کریں گے اور ایسا نہ کرنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرے اور اس حالت میں تو مشغول کسی غیر کی طرف ہو تو تیرا صلوٰۃ وسلام بے روح جسم ہو گا کیونکہ ہر نیک عمل جو بندہ کرے جب وہ حضورِ دل سے ہو تو وہ عمل زندہ ہے اور جو غفلت سے ہو دل کسی غیر کی طرف لگا ہو اتو وہ مردہ کی مانند بے جان ہوتا ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جو شخص طہارت سے مدرجہ ذیل درود شریف کثرت سے پڑھے گا وہ یہ سعادتِ زیارت پائے گا (وہ درود شریف یہ ہے)۔

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ''

فائدہ: اس کے لئے طاق دفعہ کا ہونا اور ذیل کے درود کا اضافہ افضل ہے۔

موصوف نے فرمایا کہ مندرجہ ذیل درود شریف کی بھی یہی خاصیت ہے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ درود شریف پڑھے گا مجھے خواب میں دیکھے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ فِی الْاَجْسَادِ۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

جمعہ کے دن جو شخص ایک ہزار باریہ درود شریف پڑھے گا اس کو زیارت فیض بشارت کی نعمت بھی حاصل ہوگی اور جنت میں اپنا مقام بھی دیکھ لے گا۔پانچ جمعہ تک جو پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے ضرورت مشرف ہوگا۔وہ درود شریف یہ ہے، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

درود شریف شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد شاہ عبد الرحیم قدس سرہ نے ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ و بارک وسلم

میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو امام الانبیاء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا۔

انتباہ: اگر زَائِر(زیارت کو چاہنے والا) کے نصیب میں ہوگا تو تین جمعہ نہیں گزرنے پائیں گے کہ اس کو یہ دولت مل جائے گی اکثر فقراء نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

درود شریف آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف (ھند):

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بعض مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم نے درود شریف کے خواص و فضائل بہت لکھے ہیں خصوصاً زیارت واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُجَرَّب(آزمایاہوا) ہے اگر کوئی شب جمعہ کو باطہارت بحضورِ قلب ایک ہزار درود شریف پڑھے تو جمال و کمال حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا جو کوئی اس کو صبح و شام سو بار پڑھے کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا اور روزی اس کی فراخ ہوگی اور جملہ آفات سے محفوظ رہے گا۔

وظیفہ شیر ربانی: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تمنا کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا نمازِ عشاء کے بعد چار سو بار درود شریف خضری "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ" پڑھ کر کسی سے کلام کئے بغیر سو جا ان شاء اللہ تعالیٰ تم کو گوہر مقصود مل جائے گا اس کا میں نے آٹھ روز تک یہ عمل کیا اور گوہر مقصود پالیا۔(خزینہ معرفت)

حضرت شبلی قدس سرہٗ کا وظیفہ: امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابو بکر بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن مجاہد قدس سرہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہ آئے ان کو دیکھ کر حضرت ابو بکر بن مجاہد قدس سرہ کھڑے ہوگئے ان سے مُعانَقَہ (گلے سے لگانا) کیا، ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔میں نے ان سے عرض کیا یاسیدی(اے میرے سردار) آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں

حالانکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سارے علمائے بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ شبلی مجنوں ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو سید المرسلین کو کرتے دیکھا پھر انہوں نے اپنا خواب ذکر کیا کہ مجھ کو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی میں نے دیکھا کہ شبلی (قدس سرہ) حاضر ہوئے تو محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا میرے پوچھنے پر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد ''لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ '' پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ ''صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدُ '' پڑھتا ہے اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت ''لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ '' پڑھتا ہے۔[10]

فائدہ: آج کل اہل سنت کے اکثر فدایانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب فرمائے۔

جو شخص شبِ جمعہ دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ۲۵ بار سورہ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار بار پڑھے ''صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى النَّبِيِّ الاُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم '' ان شاء اللہ وہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا (اس طرح تین جمعہ کرے) جو شخص پاک بستر اور پاک کپڑوں میں غسل کرکے خوشبو لگا کر ذیل کی دعا پڑھ کر سویا کرے اسے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ وہ دعا یہ ہے،

اللھم انی أسألک بجلال وجھک الکریم أن ترینی فی منامی وجه نبیک محمد رؤية تقر بها عینی وتشرح بها صدری وتجمع بها شملی وتفرج بها کربتی وتجمع بینی وبینه یوم القیامة فی الدرجات العلی ثم لا تفرق بینی وبینه یوم القیامة أبداً یا ارحم الراحمین

یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے وجہ کریم کی بزرگی کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ زیبا کی زیارت نصیب فرما جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، سینہ کشادہ ہوں تنگیاں دور ہوں اور مجھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بروزِ قیامت بلند درجات میں اکٹھا فرمانا اور پھر کبھی بھی جدائی نہ ہو اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

شرعة الاسلام میں رکن الاسلام شیخ محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا اشتیاق ہو اس کو چاہیے کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کرے اور یہ دعا بھی پڑھتا رہے تو اس کی امید بر آئے گی

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالحَرَامِ وَرَبَّ المَشْعَرِ الحَرَامِ ، وَرَبَّ الْبَيْتِ الحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالمَقَامِ أَبْلِغْ لِسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ .

---

[10] (القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع. باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم فی الصلاة وعقبها. 177/1. دار الریان لتراث)

اور حضرت سعید بن عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص پاک سبز کپڑے پہن کر سوئے اور سوتے وقت مذکورہ دعا پڑھے اور اپنے دائیں ہاتھ کا سرہانہ بنا کر آرام کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پائے گا۔

شرح شرعۃ الاسلام میں سید علی زادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ عشاء کی نماز اور چار رکعتیں پڑھی جائیں ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ والضحیٰ، الم نشرح، انا انزلنا، اذا زلزلت ایک ایک بار پڑھے۔ سلام کے بعد ایک سو بار اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہِ، ایک سو بار درود شریف اور ''لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ'' یک صد (۱۰۰) بار پڑھے تو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

زیارت کا آسان طریقہ: علامہ دمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حیوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پینتیس مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو طاعت (خدا کی بندگی) پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت سے مدد فرماتا ہے اور شیطان کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوعِ آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے گی۔ [11]

درود شریف: اللھم صل علی سیدنا محمد الذی ملاء ت قلبہ من جلالک وعینہ من جمالک فاصبح فرحا مسرورا مؤیدا منصورا وعلیٰ آلہٖ وسلم تسلیما والحمدللّٰہ علیٰ ذلک

یعنی اے اللہ رحمت فرما سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جس کا دل تو نے اپنے جلال سے اور اس کی آنکھیں اپنے جمال سے بھر دیں پس ہو گئے آپ خوش و خرم مدد یافتہ تائید یافتہ اور آپ کی آل اصحاب پر خوب سلام بھیج اور اس پر اللہ کی حمد ہے۔

فائدہ: شرح المنہاج میں دمیری میں سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ ابو عبد اللہ بن نعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سو بار زیارت کی آخری دفعہ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر کون سا درود شریف پڑھنا افضل ہے تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی درود شریف پڑھنے کو فرمایا۔ [12]

درود تاج شریف: بہت سے اولیاء کرام کا آزمودہ اور مجرب ہے کہ اگر کوئی شخص سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی خواب میں زیارت کا خواہش مند ہو تو نوچندی جمعرات کے دن عشاء کی نماز کے بعد پاک کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور اس درود شریف کو ایک سو ستر بار روزانہ بلاناغہ (بنا چھوٹے ہوئے) گیارہ رات تک پڑھ کر سو جائے اور آدمی رات کے وقت باوضو ہو کر چالیس بار پڑھنے سے طالب کو مطلوب ملے اور حاجت اور کشائش رزق کے لئے بعد نمازِ صبح کے یہ ہمیشہ وظیفہ جاری رکھے۔ (چونکہ درود تاج عام مطبوع مل جاتا ہے اسی لئے نہیں لکھا گیا۔ اُویسی غفرلہ)

درود فاتح:

---

[11] (حیاۃ الحیوان الکبری، الجزء الاول، صرمت حبالک لعدو صلک الخ، 58/1، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

[12] (النجم الوھاج فی شرح المنھاج، کتاب الدیات، 487/8، دار المنھاج، جدۃ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا

سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ

وَأَصْحَابِهِ حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ

یعنی اے اللہ رحمت اور سلام اور برکت نازل فرما ہمارے سر دار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو بند شوں کو کھولنے والے اور حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے اور تیرے سیدھے راستہ کے رہنما اللہ کی رحمت ہو آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر ان کی قدر اور مقدارِ عظیم کے مطابق۔

یہ درود شریف حضرت شیخ شمس الدین ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو اکابر اولیاء کرام میں سے ہیں اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں۔ صاحب عمدۃ التحقیق فرماتے ہیں کہ مجھے ہمارے شیخ الشیخ عبد القادر المحلی قدس سرہ نے خود فرمایا کہ جب تجھے کوئی حاجت پیش آئے اور تو جس جگہ بھی ہو شیخ محمد البکری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کی طرف متوجہ ہو کر یہ کہہ ''یا شیخ محمد یا ابن أبي الحسن یا ابیض الوجه یا بکری توسلت بک الی اللّٰه تعالی فی قضاء حاجتی کذا وکذا فانها تقضی وهی مجربة'' [13]

یعنی یا شیخ محمد بکری میں اپنی فلاں حاجت کے پورا ہونے میں تجھے بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بناتا ہوں تو وہ حاجت پوری ہوگی مجرب ہے۔

سیدی احمد الصاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عمر بھر میں اس درود شریف کو ایک دفعہ پڑھے گا تو دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور جو شخص چالیس روز متواتر پڑھے گا تو اللہ رحمٰن و رحیم اس کے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا اور جو شخص خمیس کی رات (جمعرات، پنج شنبہ) یا جمعہ یا پیر کو ایک ہزار دفعہ پڑھے تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کرے گا مگر پڑھنے سے پیشتر عود کو سلگائے اور چار رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورہ قدر اور دوسری میں سورہ الزلزلۃ اور تیسری میں سورہ الکافرون اور چوتھی میں معوذ تین دفعہ پڑھے۔

آسان درود شریف: صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

پڑھنے کا طریقہ: شبِ جمعہ دو رکعتیں پڑھی جائیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار آیۃ الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار بار درود شریف پڑھے ہر شب اسی پر عمل کرے دوسرے جمعہ تک اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

صلوٰۃ الخضر: یہ نماز بزرگوں سے منقول ہے جس کو صلوٰۃ کہا جاتا ہے اور اس کو امام حافظ نسفی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے کتاب فضائل اعمال میں نقل کیا ہے کہ چار رکعتیں ایک ہی سلام سے پڑھی جائیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار سورۃ انا انزلنا دس بار پڑھے اور رکوع سے پہلے پندرہ بار ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہے پھر رکوع میں تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ'' کہنے کے بعد تین بار تسبیح مذکور کہے پھر قومہ میں کھڑے ہو کر تین بار تسبیح مذکور کہے پھر سجدہ میں تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى'' کہنے کے بعد پانچ بار تسبیح مذکور پڑھے۔ دونوں سجدوں کے درمیان تسبیح

[13] (عمدة التحقيق في بشائر آل الصديق ويليه، ص228، دار الكتب العلمية بيروت)

نہیں پڑھی جائے گی اس طرح سے باقی تین رکعتیں ادا کی جائیں۔ پھر سلام کے بعد سورہ انا انزلنا دس بار پڑھ کر تسبیح مذکور ۳۳۱ بار پڑھے اور یہ دعا پڑھے،

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مَاهُوَاَهْلُهٗ

حافظ نسفی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کہتے ہیں کہ جو شخص یہ صلوٰۃ پڑھے گا وہ ضرور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو گا اس کی حاجتیں پوری ہوں گی اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

دیگر بزرگانِ دین علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ کسی بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی مجھے کوئی عمل بتایئے جو میں رات میں کیا کروں انہوں نے فرمایا کہ مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر، کسی شخص سے بات نہ کر، نفلوں کو دو دو رکعت میں سلام میں پھیرتے رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتا رہا کر، عشاء کے بعد بغیر بات کئے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھ کر ہر رکعت میں ایک بار سورہ فاتحہ اور سات مرتبہ سورہ اخلاص، نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کرے جس میں سات مرتبہ استغفار، سات مرتبہ درود شریف اور سات مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَإِلا بِاللّٰهِ'' پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا اور یہ دعا پڑھ ''یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والإكرام یا إله الأولین والآخرین یا رحمن الدنیا والآخرة ورحیمهما یا رب یا رب یا رب یا اللّٰه یا اللّٰه یا اللّٰه'' اور پھر اسی حال میں ہاتھ اُٹھائے ہوئے کھڑا ہو اور کھڑا ہو کر پھر یہی دعا پڑھ۔ پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک درود شریف پڑھتا رہ جو شخص یقین اور نیک نیّتی (ارادہ) کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا مرنے سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ضرور دیکھے گا۔ بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت میں گئے وہاں انبیاء کرام علیہم السلام اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اُن سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ [14]

درود مشکل کشا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

یعنی اے اللہ! صلوٰۃ و سلام بھیج ہمارے سردار پر بیشک میرے حیلے (روزگار) تنگ ہو گئے ہیں یا رسول اللہ میری امداد فرما۔

فوائد: شیخ احمد حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت مفتی دمشق علامہ حامد آفندی عمادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ دمشق کے بعض وزیروں نے مجھے گرفتار کرنا چاہا اس وجہ سے میں نے رات بڑی پریشانی میں گزاری۔ میں نے خواب میں اپنے آقا و مولا سید العرب والعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درود شریف تعلیم فرمایا اور حکم فرمایا کہ اس کو پڑھو اللہ تعالیٰ سختی و مصیبت کو دور فرمادے گا۔ میں نے بیدار ہو کر اس درود پاک کو پڑھا تو اس کی برکت سے اللہ کریم نے میری سختی اور پریشانی دور فرمادی۔

---

[14] (احیاء علوم الدین، الباب الثانی فی الاسباب المیسرة لقیام اللیل الخ، 352/1، دار المعرفة، بیروت)

ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے شیخ محمد شاکر عقاد قدس سرہٗ نے خبر دی ہے کہ مجھے ایک دفعہ کچھ پریشانی لاحق ہوئی میں راستہ چلتے ہوئے اس درود شریف کو بار بار پڑھنے لگا۔ابھی سو قدم چلا ہوں کہ پریشانی دور ہوگئی اور خود ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دمشق میں ایک فتنہ عظیم برپا ہوا میں نے یہ درود شریف پڑھنا شروع کیا ابھی دو سو کی مقدار ہی پڑھا ہوگا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ فتنہ ختم ہوگیا ہے۔

درودِ اکبر: شبِ جمعہ یا پنج شنبہ (جمعرات) کو بعد از نمازِ عشا کے غسل اور وضو کرکے پوشاک پاک سفید پہنے اور خوشبو بھی بدن پر ملے اور دو رکعت نماز نفل ادا کرے اور مصلّٰی پر بیٹھ کر یہ درود شریف سات بار پڑھے بعد تمام کرنے کے اس جگہ پر سو جائے تو دیدار پر انوار صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔(درودِ اکبر عام مطبوعہ مل جاتا ہے)

پیر طریقت دیوبند کا وظیفہ: حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زیارت کا وظیفہ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ'' کی داہنے اور ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ'' کی بائیں اور ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ'' کی ضرب دل پر لگائے۔[15] (کلیاتِ امدادیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ مثالیّہ (بطور مثال پیش کیا جانے والا) کا تصور کرکے درود شریف پڑھے اور داہنی طرف "یا احمد" اور بائیں طرف "یا محمد" اور "یارسول اللہ" ایک ہزار بار پڑھے ان شاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔[16]

فائدہ: یہ تھا پیرومرشد کا عمل اب دیوبند کے مفتیوں کا فتوی ملاحظہ ہو۔مولوی رشید احمد گنگوہی سے کسی نے یارسول اللہ کہنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جو جواب دیا ملاحظہ ہو۔

سوال: درود و ظیفہ ان اشعار ذیل کا اگر کوئی کرے تو کیا حکم ہوگا جائز یا منع اور صغیرہ یا کبیرہ اور شرک کیا ہوگا جیسے ورد

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا	یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ	خُذْیَدِیْ سَھِلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

جواب: ایسے کلمات کو نظم ہو یا نثر ورد کرنا مکروہ تنزیہی ہے کفر و فسق نہیں۔[17] (فتاوٰی رشیدیہ)

کچھ سمجھا آپ نے: شیخ طریقت اور رہبر برحق نے زیارت کا قیمتی وظیفہ فرمایا لیکن مرید نے لکھ دیا کہ ایسی نداو پکار مکروہ ہے اس سے نتیجہ نکالئے کہ مرشد جس بات کو ایمان بتاتے ہیں اسے مرید مکروہ کہتے ہیں اب فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے کہ مرشد کامل کی بات مانیں یا مرید کی۔

---

15) (کلیات امدادیہ،ضیاء القلوب،بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ،ص21،دارالاشاعت،اردو بازار،ایم اے جناح روڈ کراچی)

16) (کلیات امدادیہ،ضیاء القلوب،بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ،ص25،دارالاشاعت،اردو بازار،ایم اے جناح روڈ کراچی)

17) (فتاویٰ رشیدیہ (کامل)،کتاب الایمان،ایمان اور کفر کے مسائل،ص206،دارالاشاعت،اردو بازار،ایم اے جناح روڈ کراچی)

سورہ قریش کاورد: شبِ جمعہ جو شخص سورہ قریش ایک ہزار بار پڑھ کر باوضو سو جائے اس کے سارے مقاصد پورے ہوں گے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہو گا۔

پیرانِ پیر کے پیرومرشد کی رباعی: حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ کے مندرجہ ذیل اشعار پانچ شب اول وآخر درود شریف درمیان اکتالیس (41) بار پڑھے جائیں تو امید ہے کہ اس کو زیارت ہو جائیگی:

نسیما جانب بستان گزرکن — بگوآن نازنین شمشاد مارا

به تشریف قدوم خود زمانی — مشرف کن خراب آباد مارا

درود شریف: شیخ ادریس انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ پہلے دوگانہ نفل ادا کرے سورہ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں پچیس بار سورہ اخلاص پڑھے اس کے بعد اسی طرح قبلہ رُخ بیٹھے ہوئے ستر بار یہ درود شریف پڑھا جائے تو مشتاقِ زیارت (زیارت کا شوق رکھنے والا) کا اشتیاق پورا ہو گا۔ درود شریف یہ ہے،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحرِ أَنْوَارِکَ وَمَعْدَنِ أَسْرَارِکَ وَلِسَانِ

حُجَّتِکَ وَعَرُوسِ مَمْلَکَتِکَ وَإِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخَزَاءِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیقِ

شَرِیعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیدِکَ إِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُودِ وَالسَّبَبِ فِی کُلِّ مَوْجُودٍ عَیْنِ أَعْیَانِ

خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُورِ ضِیَاءِکَ صَلَاۃً تَدُومُ بِدَوَامِکَ وَتَبْقَی بِبَقَاءِکَ لَا مُنْتَھَی لَھَا دُونَ

عِلْمِکَ صَلَاۃً تُرْضِیکَ وَتُرْضِیهِ وَتَرْضَی بِهَا عَنَّا یَا رَبَّ الْعَالَمِینَ

ننانوے درود اسماء نبویہ: اسماء نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو باترتیب ذیل پڑھنے سے زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مَنِ اسْمُهٗ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، محمد، احمد، حامد، محمود، قاسم، عاقب، فاتح، خاتم، حاشر، ماح، سراج، رشید، منیر، بشیر، نذیر، ھاد، مھد، رسول، نبی، طٰهٰ، یٰسٓ، مزمل، مدثر، شفیع، خلیل، کلیم، حبیب، مصطفی، مرتضٰی، مجتبی، مختار، ناصر، منصور، قائم، حافظ، شھید، عادل، حکیم، نور، حجۃ، برہان، البطحی، مومن، مطیع، مذکور المظ، امین، صادق، مصدق، ناطق، صاحب، مکی، مدنی، عربی، ھاشمی، تہامی، حجازی، ترازی، قریشی، مضری، امی، عزیز، حریص، رءوف رحیم، یتیم، غنی، جواد، فتاح، عالم، طیب، طاھر، مطھر، خطیب، فصیح، سید، منقی، امام، بار، شاف، متوسط، سابق، مقتصد، مھدی، حق، مبین، اول، اخر، طاھر، باطن، رحمۃ، محلل، محرم، امر، ناہ، شکور، قریب، منیب، مبلغ، طٰسٓ، حٰمٓ، حسیب، اولی، من عباداللّٰہ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حلیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ پاک کا تصور جمانا کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت آنکھ اور دل کے سامنے ہو اور کچھ یہ کیفیت پیدا ہو جائے کہ

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار　　　ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

نوٹ: یہ تصورِ شیخ کی ایک عرصہ ورزش ہے اور جملہ سلاسل کے مشائخ اپنے منسلکین مریدین کو اس کی نہ صرف تلقین کرتے ہیں بلکہ عملی طور پر بارہا اس کی مشقیں (کسی کام کو بار بار کرنا) کراتے ہیں اور مخلص مریدین اس کی مشق میں گھنٹوں گھنٹوں صرف کرتے ہیں جس پر تصورِ شیخ کا غلبہ ہوتا ہے وہ کامیاب سمجھا جاتا ہے اس کے صرف وہابی منکر ہیں۔ تصورِ شیخ کے منکرین کا رڈ کرتے ہوئے حضرت امام ربانی شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز اپنے مکتوبات شریف میں کہتے ہیں

خواجه محمد اشرف ورزش نسبت رابطه رانوشته بودند كه بحدے استيلا(غلبه) يافته است كه درصلوة آنرا مسجود خود ميداندو مے بيند و اگرفرضاً نفی ميكند منتفی نميگردد محبت اطوار اين دولت متمنائے طلاب ست [18] (مکتوبات)

یعنی خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے پیرو مرشد حضرت امام مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ تصورِ شیخ یعنی پیر کی شکل حاضر رکھنے میں اس قدر غلبہ ہے کہ نماز میں بھی لگتا ہے کہ صورتِ شیخ کو ہی سجدہ نظر آتا ہے شیخ یعنی مرشد نے جواب لکھا کہ یہ دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبانِ حق کو اس دولت کی آرزو ہوتی ہے تمام احوال میں صاحب رابطہ (مرشد کامل) کو اپنا ذریعہ جانیں اور تمام اوقات میں اس کی طرف متوجہ رہیں۔

اس کے برعکس وہابیہ اسے شرک سے تعبیر کرتے ہیں ایک وہابی سورہ یوسف کے ترجمہ میں لکھتا ہے کہ

ہندو آکھن نال اساڈے تسیں بر ابر بھائی　　　پوجا پاٹ دے اندرکوئی فرق نہ ذرا رائی
بت بناکر اسیں ہاں تعظیم کریندے　　　باطن بت تصور مرشد ہردم تسیں رکھندیے

یعنی ہندو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ تم بھی ہمارے بھائی ہو۔ تمہاری اور ہماری پوجہ میں کوئی فرق نہیں۔ ہم بت بنا کر تعظیم کرتے ہیں۔ اور تم تصور مرشد کا بت بنا کر رکھتے ہو۔

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی **صراطِ مستقیم** میں تصورِ شیخ کو بت پرستی بتاتا ہے چنانچہ **صراطِ مستقیم، مطبوعہ مجتبائی** میں لکھتا ہے کہ نماز میں اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ مبارک کا یہی تصور کر بیٹھے تو مشرک ہو جاتا ہے۔ [19] **العیاذ باللّٰہ**

درحقیقت اس فتویٰ کا اِجراء (آغاز) سید احمد بریلوی سے ہوا جب انہیں اپنے پیرو مرشد حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصورِ شیخ کا حکم فرمایا تو اس نے کہہ دیا کہ یہ بت پرستی ہے۔ اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ "تصورِ رسول نماز میں" پڑھئے۔

---

[18] (مکتوبات امام ربانی، مکتوب سی ام (۳۰)، دفتر دویم، ص70، ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک، کراچی)

[19] (صراطِ مستقیم از اسماعیل دہلوی، ص84، مجتبائی دہلی)

مشرک لوگ: بفرضِ محال مذکورہ بالا فتویٰ مان لیا جائے تو تمام امت اس فتویٰ کی رو (سبب) سے مشرک ٹھہرتی ہے۔

حضرت شاہ عبد العزیز سے لے کر شیخ عبد القادر جیلانی، حضرت معین الدین اجمیری اور مجدد الف ثانی، شیخ بہاؤالدین نقشبند، شیخ شہاب الدین سہروردی وجملہ سلاسل طیبہ کے مشائخ اولیاء عظام وعلماء کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصور کے عامل و قائل تھے۔

بہر حال تصور مُستحکَم کے بعد زیارتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا شرف نصیب ہوتا ہے تجربہ کیجئے۔

زائرین کے واقعات: جن خوش بخت حضرات کو بیداری اور خواب میں حضور سرورِ کائنات، فخر موجودات، سرتاج عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا ہے ان کے واقعات پڑھنا سننا اور ان کی عملی زندگی اور سیرت پاک کے مطابق زندگی ڈھالنے سے بھی زیارتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہو جاتا ہے۔

سنت وشریعت کی پابندی: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت قولی فعلی اور شریعت مطہرہ کے بتائے ہوئے فرائض و واجبات اور سنت کے علاوہ مستحبات پر کاربند رہنے پر شرفِ زیارت نصیب ہوتا ہے۔

ساداتِ کرام کی تعظیم وتکریم: حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی آل (بشرطیکہ سنی المذہب ہوں) کی تعظیم وتکریم اور ان کی خدمت اور دلجوئی اور رضائے قلبی سے بھی دولت دیدار نصیب ہوتی ہے۔

آخری گزارش: یہ دولت بے مانگے مل جایا کرتی ہے صرف قلب کی صفائی ضروری ہے۔ فقیر نے جتنے طریقے بتائے ہیں یہ کریم کے کرم وفضل کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا حیلہ (واسطہ) اور بہانہ ہے اِختِصار (کم لفظوں میں زیادہ مطلب ادا کر دینا) کے پیش نظر اسی پر اکتفاء کرتا ہے تفصیل مطلوب ہو تو فقیر کی کتاب ''ہدایۃ الفحول فی زیارۃ الرسول'' اور ''تحفۃ الصلحاء'' کا مطالعہ کیجئے۔

آخری میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر سے ہدیہ کو قبول فرمائے اور اس کی نشر و اشاعت کرنے والوں کو زیارتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ جائز تمناؤں پر کامیابی سے ہمکنار فرمائے اور میرے لئے اسے توشہ راہ آخرت اور قارئین کے لئے مُوجِب (سبب) نجات بنائے۔ آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّم

هذا آخر ما رقمه

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بروز شنبہ ۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ - ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۵ء